Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۲۰۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۴

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | منگل ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۲۰ وفا ۱۳۶۱ ہش ۲۰ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۲

ربوہ: ۱۹ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج قدرے بہتر ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان قائم و دائم رکھے۔ آمین

جب تک دنیا سے شرک نہ مٹا دیں احمدی چین سے نہ بیٹھیں

دنیا بھر کے سارے گناہوں کی جڑ شرک میں ہے۔ دنیا کے دکھوں کا علاج ترک شرک میں ہے

اللہ تعالیٰ نے شرک کے سوا دنیا کا ہر گناہ بخش دینے کا وعدہ کیا ہے

مسجد مبارک میں ۲۶ رمضان المبارک کو نماز فجر کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا درس حدیث

ربوہ: ۱۸ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح رمضان المبارک کی ۲۶ تاریخ کو مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا۔ حضور نے شرک کی ممانعت کے بارے میں چند احادیث بیان کیں اور احمدی احباب کو تلقین فرمائی کہ جب تک دنیا سے ہر قسم کا شرک ختم نہ ہو جائے وہ چین سے نہ بیٹھیں

حضور ایدہ اللہ نے قریباً ساڑھے چار بجے نماز فجر کے بعد درس حدیث کا آغاز فرمایا حضور کا یہ درس قریباً بیس منٹ تک جاری رہا۔ حضور نے آغاز میں آیت قرآنی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ (النساء: ۴۹)

کی تلاوت فرمائی بعد ازاں درود شریف پڑھا۔ اور پھر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عربی عبارت پڑھی اور پھر اس حدیث کا ترجمہ بیان فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ بندے اس کی عبادت میں اور کسی کو اس کا شریک نہ قرار دیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے

حضور نے دوسری حدیث پڑھ کر بتایا کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کے تیسرے پہر اپنے آسمانِ اعلیٰ سے ادنیٰ آسمان کی طرف چلتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھے دعا کے ذریعے پکارتا ہے میں اس کی سنوں گا کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کے سوال کا جواب دوں گا۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اسے بخش دوں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے تیسری حدیث یہ بیان کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بچے کو تلاش کر رہی تھی رستے میں اسے جو بھی بچہ مل جاتا اسے اٹھا کر چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نظارہ دیکھ کر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اللہ اپنے بندوں سے اس ماں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

ربوہ میں عید الفطر کی نماز کا وقت

ربوہ میں عید الفطر کی نماز کا وقت حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ساڑھے آٹھ بجے مقرر کیا گیا ہے نماز مسجد اقصیٰ میں ہوگی اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

(ناظر اصلاح وارشاد)

حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات

۱۳ - ۱۴ - ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء

مورخہ ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء کے عرصے میں حضور ایدہ اللہ نے عید الفطر کی آمد کے پیش نظر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مشنوں کو عید الفطر کی مبارک باد کے تار ارسال کئے۔ اس ضمن میں حضور کی طرف سے ۲۷ ٹیلی گرام ارسال کئے گئے۔ اس ٹیلیگرام کی عبارت کا اردو ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

براہ کرم تمام بھائیوں بہنوں اور بچوں کو عید مبارک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری رمضان المبارک کی عبادت کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی عید منانے کی توفیق دے۔ رمضان المبارک کے دوران جو روحانی جوش و ولولہ آپ نے حاصل کیا ہے اس جذبہ کو برقرار رکھیں اسی میں آپ کی حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے تمام پیاروں کا پیار عطا کرے۔ آمین۔

خلیفۃ المسیح"

اس عرصے کے دوران حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اندرون ملک سے ۷۰۴ اور بیرونی ممالک سے ۱۹۰ خطوط موصول ہوئے۔ ربوہ کے دفاتر سے ان تین دنوں میں ۸۳ خطوط آئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جملہ دفاتر کو ۲۱۶ خطوط لکھے گئے نیز اس عرصے میں حضور ایدہ اللہ کے دستخطوں سے ۳۴۲ احباب جماعت کو جواب دیا گیا اور ۹۳۴ احباب کو بذریعہ پرائیویٹ سیکرٹری جواب دیا گیا۔ ان ایام میں تقریباً ۴۴ احباب و خواتین اور بچوں نے پیشگی اجازت حاصل کر کے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعض احباب بمع اہل و عیال تشریف لائے۔ اس کے علاوہ ۱۵ نئے شاہدین کے ایک گروپ نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے جان سے پیارے محبوب امام ہمام کو محض اپنے فضل سے ہر وقت صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی رحمتوں فضلوں اور برکتوں سے ہر آن نوازتا رہے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۶۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کا گزشتہ مالی سال بہت ہی کامیاب رہا ہے اس سال بجٹ سے کہیں زیادہ آمد ہوئی

جماعت کا یہ روپیہ ہمارے رب کے پیار کا مظہر ہے جو وہ آغاز کے دن سے لیکر آج تک کر رہا ہے

دنیا کے اموال کئی قسم کے بحرانوں کا شکار ہو جاتے ہیں مگر جماعت کے اس روپیہ پر کبھی خزاں نہیں آئے گی

دنیا کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھا جائیں تب بھی ہمارا روپیہ ضرور جیتے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں لکھی:

ان سب مرکزی اور مقامی کارکنوں کا شکریہ ہم پر واجب ہے جنہوں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ سارا سال کام کیا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۸۲ء مطابق ۹ وفا ۱۳۶۱ ہش بمقام مسجد اقصیٰ، ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ملک ایم اے۔ انچارج شعبہ رپورٹنگ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ بقرہ کی یہ ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں:

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اور پھر فرمایا:-

(صدر انجمن احمدیہ کا وہ مالی سال جو یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہوا تھا۔ ۳۰ جون ۱۹۸۲ء پر اختتام پذیر ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال بہت ہی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ صرف محاصل خالص جو متوقع تھے وہ ایک کروڑ چھ لاکھ سولہ ہزار ایک سو پچاس روپے تھے۔

لاکھوں روپے کا مشروط آمد بجٹ

اس کے علاوہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو وصولی ہوئی وہ ایک کروڑ چھ لاکھ کے مقابل پر تیس لاکھ انہتر ہزار روپے زائد یعنی کل ایک کروڑ چھتیس لاکھ تراسی ہزار روپے وصولی ہوئی۔ اس پر جہاں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں ان کارکنان کا شکریہ بھی واجب ہے جو مرکزی ہوں یا مقامی جماعتوں کے ہوں انہوں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ سارا سال کام کیا۔ محض للہ وقت دیا اور سلسلہ کا روپیہ بڑھانے کی خاطر وقت دے کر انہوں نے اپنی بہت سی قیمتی آرزوئیں قربان کیں۔)

ایک دفعہ میں کراچی میں تھا وہاں کسی کام کے لیے طارق روڈ گیا تو کراچی کا ایک بوڑھا۔ کمزور، ناتواں سلسلہ کا کارکن بڑے انہماک کے ساتھ کہیں جاتا ہوا دکھائی دیا۔ لوگ اپنی شاپنگ کے لیے یا اور نظاروں کے دیکھنے کی خاطر اور شام کی سیر کا لطف اٹھانے کے لیے چل رہے تھے۔ مگر اس کارکن کے چہرہ پر ایک خاص عزم تھا۔ خاص مقصد تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی خاص ذمہ داری کا بوجھ لیے ہوئے جا رہے ہیں۔ تو پتہ چلا کہ سلسلہ کے کاموں میں منہمک کیڑیاں جو دنیا کی نظر میں کیڑیاں ہیں لیکن اللہ کی نظر میں بہت عظیم مقام رکھتی ہیں۔ ان کیڑیوں میں سے وہ ایک کیڑی تھا اور صرف اللہ کے کاموں میں مصروف تھا۔ چندہ لینے کے لیے یا کوئی اور پیغام دینے کے لیے وہ جا رہا تھا۔ پس ان

سب کارکنان کا شکر واجب ہے

دعا کی صورت میں۔ خواہ مرکزی ہوں یا مقامی جماعتوں کے کارکنان ہوں سارا سال بہت محنت کرتے ہیں۔ بہت خرچ کرتے ہیں۔ بہت دعائیں کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ یہ فضل عطا فرماتا ہے۔"

ہم اللہ تعالیٰ کی اس رحمت پر خوش ہیں، لیکن اگر ظاہری اعتبار سے دیکھا جائے تو اس روپیہ کی خواہ وہ ایک کروڑ تیس لاکھ خواہ دس کروڑ تیس لاکھ ہو کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ روپیہ فی ذاتہ کوئی معنے نہیں رکھتا اور خاص طور پر اس دنیا میں جب کہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے بجٹ اتنے زیادہ بڑھ چکے ہیں کہ عام انسان کا تصور بھی اس کو نہیں پہنچ سکتا۔ ذہن وہ اعداد و شمار ہی GRASP نہیں کر سکتا۔ اس کو اس کا ادراک حاصل نہیں ہو سکتا کہ یہ کتنی بڑی رقمیں ہیں جن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس وقت یہ ایک کروڑ تیس چھتیس لاکھ کا بجٹ کسی فخر کے ساتھ پیش کرنا کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنی نہیں رکھتا۔

پھر ایک اور پہلو سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اس کی حیثیت دنیوی پیمانوں کے لحاظ سے کچھ بھی باقی نظر نہیں آتی اور وہ یہ حیثیت ہے کہ صرف عیسائیت۔ ساری عیسائیت نہیں، صرف عیسائیت کے بعض فرقے۔ اکیلے اکیلے ہی روزانہ اپنے مذہب کی تبلیغ پر جو خرچ کر رہے ہیں وہ ہمارے سال کے بجٹ سے دسیوں گنا زیادہ ہے۔ دس کروڑ، بیس کروڑ، تیس کروڑ روپیہ بلکہ اس سے بھی زاید بعض عیسائی چرچ روزانہ تبلیغ عیسائیت پر خرچ کر رہے ہیں۔ تو جب دُنیا کی ان کوششوں کو دیکھیں جو

اسلام کے مقابل پر

ہیں تو سارے مذاہب کو تو چھوڑو۔ ساری عیسائیت کو بھی چھوڑو۔ عیسائیت کا صرف ایک فرقہ اتنے اموال خرچ کر رہا ہے کہ ہمارے روپے پیسے کی اس کے مقابل پر صفر کی حیثیت رہ جاتی ہے۔ جب یہ کیفیت ہے تو سوال یہ ہے کہ ہم خوش کیوں ہیں۔ کیوں اسے اللہ کا فضل گردانتے ہوئے آج ہمارے دل بہت ہی مطمئن ہیں اور شاد ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہت اچھا سال گزرا۔ اس کی تین وجوہات میں آج آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ جب میں نے اپنے دل کی کیفیت کا تجزیہ کیا تو میں نے دیکھا کہ ظاہری روپے پیسے کی مقدار کے لحاظ سے تو کوئی خوشی کا موقع نہیں ہے۔ اتنے بڑے کام پڑے ہوئے ہیں۔ اتنی بڑی بڑی طاقتیں مقابل پر ہیں کہ اس روپے کی حیثیت ہی کوئی نہیں۔

خوشی کی وجوہات میں سے سب سے پہلی بات یہ نظر آئی کہ یہ روپیہ ہمارے رب کے پیار کا مظہر ہے۔ اُس پیار کا مظہر ہے جو جماعت کے ساتھ وہ آغاز سے لیکر آج تک کر رہا ہے۔ اور وہ پیار ہر پیسے میں شامل ہے۔ اُس کی رحمت۔ اس کا فضل۔ اس کی تائید اور نصرت اُس وقت بلکہ زیادہ تھی اپنی شدت اور کمیت کے لحاظ سے جب حضرت (اقدس ..... ناقل) کے حضور جماعت کے مخلصین بعض۔ دفعہ دو دو پیسے پیش کرتے تھے۔ اُن دو پیسوں کا شکریہ حضرت (اقدس ..... ناقل) نے اپنے قلم سے ادا کیا۔ اور قیامت تک اُن کے نام ستاروں کی طرح روشن اور

اسلام اور احمدیت کی تاریخ

میں زندہ رہیں گے۔ آج دو کروڑ کو بھی وہ حیثیت حاصل نہیں جو اُن دو پیسوں کو تھی جو حضرت (اقدس ..... ناقل) کے قلم سے قرطاس پر روشنائی سے لکھے جا رہے تھے اور آپ کی دعائیں اُن میں شامل تھیں اور اللہ تعالیٰ بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اُن دو پیسوں کو بھی دیکھ رہا تھا اور اُن کے ذکر کو بھی دیکھ رہا تھا۔ پیش کرنے والوں کے اخلاص کو بھی قبول کر رہا تھا اور قبول کرنے والے کی شفقت اور رحمت پر بھی پیار کی نظریں ڈال رہا تھا۔ پس اصل بات جو قابلِ شکر ہے وہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہے اُس کی رحمت ہے۔ اُس کا فضل ہے جو آغاز کے دن سے لیکر آج تک جماعت کے ساتھ پوری وفا کر رہا ہے اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس روپے پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ دُنیا کے حالات جب بدلتے ہیں۔ جب اقتصادی حالات بہتات سے بحران کی طرف مائل ہوتے ہیں تو بڑی بڑی کروڑ پتی کمپنیوں کے بھی دیوالیے پٹ جایا کرتے ہیں۔ بڑی بڑی حکومتوں کے خزانے خالی ہو جایا کرتے ہیں۔ روپے کی کوئی قدر اور قیمت نہیں رہتی۔ جب حکومتوں کا نظام کمزور پڑتا ہے اور COERCION (کوئرشن) کم ہو جاتی ہے یعنی جبر کی طنابیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں تو ٹیکس کی چوریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ دینے والے اوّل تو ٹیکس دیتے نہیں اور جو دیتے ہیں۔ وہ لینے والے کھا کر بھاگ جاتے ہیں۔ پس دُنیا کے روپے کئی قسم کے بحران کا شکار ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی خزائن اُن کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی ہیں اور ان کا خون چوس جاتی ہیں۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر

کوئی خزاں نہیں آیا کرتی۔

جماعت احمدیہ پر مختلف حالات گزرے ہیں اور ہم نے دیکھا ہے کہ ۷۴ء میں جب ساری جماعت کے اموال لٹ رہے تھے اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کے خزانے بھرے جا رہے تھے اور پہلے سے بڑھ کر بھرے جا رہے تھے۔ دوستوں کی طرف سے یہ درخواستیں نہیں آ رہی تھیں کہ ہم تو لُٹ گئے۔ ہمارے تو گھر جل گئے۔ ہمارے چندے معاف کئے جائیں۔ لوگ روتے ہوئے اور التجائیں کرتے ہوئے یہ درخواستیں دے رہے تھے کہ اے ہمارے آقا! دُعا کریں کہ اس حال میں بھی خدا ہمیں اپنا وعدہ پُورا کرنے کی توفیق بخشے۔ ہم اپنا کوئی وعدہ واپس نہیں لینا چاہتے۔ ہم پوری دیانت داری اور پورے خلوص سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ ہم نے جو وعدے کئے تھے وہ ہم ضرور ادا کریں گے۔ صرف اتنی التجا ہے کہ آپ بھی دعاؤں کے ذریعہ ہماری مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حوصلہ دے۔ ثباتِ قدم عطا فرمائے اور توفیق بخشے کہ ہم ان وعدوں کو پورا کر دیں۔

اس قسم کے بعض خطوط وقفِ جدید میں مجھے آجاتے تھے۔ سیالکوٹ کی ایک جماعت تھی جو پوری اُجڑ چکی تھی۔ وہاں موجود ہی نہیں رہی تھی (لیکن یہ ۷۴ء کے زمانہ کی میں بات نہیں کر رہا۔ یہ دوسری مثال دے رہا ہوں ۱۹۷۱ء کی جنگ کے نتیجہ میں یہ حالات پیدا ہوئے تھے) اُس زمانہ میں اُن کی

عارضی ہجرت کے دوران

پہلے اُنکے پریذیڈنٹ کا خط آیا کہ دُعا کریں۔ چاہے ہمیں مزدوری کرنی پڑے۔ محنت کرنی پڑے۔ ہم یہ چندہ جو وقفِ جدید کا لکھایا ہوا ہے، وہ ضرور ادا کریں گے اور پھر سال ختم ہونے سے پہلے خوش خبری کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور ہم نے اُس چندے کی پائی پائی ادا کر دی ہے۔

پس یہ وہ جماعت ہے جس پر خُدا کے فضل ہیں اور خدا کے فضلوں پر خزاں نہیں آیا کرتی ——— خدا کے فضل، دنیا کے دوسرے تمام مالی نظاموں سے اس طرح ممتاز ہوا کرتے ہیں۔ حضرت (اقدس ..... ناقل) نے اس مضمون کو بڑے پیارے انداز میں یوں بیان فرمایا ؎

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں

۷۴ء میں بھی قربانیوں کے بڑے بڑے پیارے پھول کھلے تھے ایسے پھول جو سارے جہان کو زینت بخش سکتے تھے اگر دنیا اُنکو قدر کی نگاہ سے دیکھتی اور یہ پھول بوستانِ احمد میں ہمیشہ کھلتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بوستان پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔ پس پہلا شکر کا موجب یہ تصور ہے جو ہماری روحوں کو اللہ کے حضور سجدہ ریز کر دیتا ہے اور جھکائے رکھتا ہے۔

دوسرا ایک خاص پہلو اور بھی ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کا ایک خاص وعدہ

بھی تھا۔ اور وہ مالی اعانت کا وعدہ تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار کے انداز میں پنجابی کے کلام میں یوں فرمایا:

میں تینوں اینا دیاں گا کہ رج جائیں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجنے کی ایک علامت ہوتی ہے کہ اس کا پس خوردہ بچا کرتا ہے۔ جو رجے نہ، جس کا پیٹ نہ بھرے، اُس کی تو طلب باقی رہ جایا کرتی ہے اور پلیٹ میں کچھ نہیں رہتا۔ رجا ہُوا تو اپنی پلیٹ کو چھوڑ جاتا ہے۔ دوسرے بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے منصبِ خلافت پر آنے کے بعد دیکھا کہ اللہ کے فضل سے بے شمار روپیہ نیک کاموں پر خرچ کرنے کے لئے آپ کا پس خوردہ موجود ہے اور سلسلہ کو مالی لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہے اور کوئی کمی خدا کے فضل سے نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ وعدہ ہے میں اُمید رکھتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں اور آپ بھی اس دُعا میں شامل ہوں کہ وہ اسی طرح جماعت کے ساتھ جاری رہے کیونکہ خلیفہ کے بدلنے سے خلافت تو نہیں بدلا کرتی نہ خدا کے کام تو نہیں بدلا کرتے۔ دین کی ضرورتیں تو نہیں بدلا کرتیں۔ اس لئے ہمیں یہ التجا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ! جو فضل تُو نے جاری فرمادیا اس کو جاری رکھ اس مزید دُعا کے ساتھ کہ اے خدا! تُو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ہماری بھوک بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے

مانگنے کا ظرف

بھی بڑھاتا چلا جا۔ ان دونوں کے درمیان دَوڑ شروع کر دے۔ اور خود تیری عطا کردہ ایک ایسی پیاری دَوڑ چل پڑے کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ دو گھوڑوں کی مثال دیا کرتے تھے۔ ویسی ہی صورتِ حال پیدا ہو جائے۔

کہتے ہیں ایک عرب کو ایک گھوڑا بڑا پیارا تھا کیونکہ سارے عرب میں اُس جیسا تیز رفتار گھوڑا کوئی نہیں تھا۔ ایک دفعہ چور آیا اور گھوڑے کو کھول کر وہ بہت دُور نکل گیا۔ جب مالک کی آنکھ کھلی تو وہ گھوڑا آگے جا چکا تھا۔ اُس نے اپنا نمبر ۲ گھوڑا پکڑا اور نمبر ۲ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کا پیچھا شروع کیا۔ کیونکہ وہ ماہر تھا اس کے مزاج سے واقف تھا اور چور اوّل نمبر گھوڑے کے مزاج سے ناآشنا تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ یہ اُس کے قریب تر ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ لیکن اچانک اس کو وہاں یہ خیال آیا کہ اگر آج مَیں نے اس کو پکڑ لیا تو میرے گھوڑے کا یہ نام جو دُنیا میں رہتا تھا کہ کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکا یہ نام ختم ہو جائے گا۔ تو اُس نے چور سے کہا۔ جائیں اور کسی وجہ سے نہیں صرف اپنے گھوڑے کے نام کی خاطر تجھے چھوڑتا ہوں۔ اور گھوڑے کو اُس نے جانے دیا۔

پس میرے دل کی یہ کیفیت ہے کہ مَیں اللہ سے عرض کروں کہ تُو ہماری بھوک بھی بڑھاتا چلا جا اور اپنی عطا بھی بڑھاتا چلا جا۔ لیکن اگر ہماری بھوک تیری عطا کے قریب پہنچ جائے تو پھر تُو اپنی رحمت کے صدقے اس عطا کے نام پر جسے کبھی دُنیا میں کسی چیز نے شکست نہیں دی تُو اپنی عطا کو اور آگے بڑھا دینا تاکہ یہ عطا ہمیشہ بے مثل رہے اور بے نظیر رہے اور کوئی بھوک اس کو پکڑ نہ سکے۔

غرض اللہ تعالیٰ سے ہماری التجا یہی ہونی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ فضل جاری رکھے اور ساتھ یہ بھی کہ بہترین خرچ کی توفیق بخشے۔ امانت کے ساتھ، دیانت کے ساتھ بہترین سوچ کی توفیق بخشے۔ بہترین فکر کی توفیق بخشے۔ سارے کارکن خدا کی رضا کی خاطر کام کرنے والے ہوں۔ دیانت اور امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پیسے پیسے کے ساتھ دُعاؤں کی اور التجاؤں کی برکتیں شامل ہوں اور یہ روپیہ اپنی ظاہری حیثیت سے کئی گنا زیادہ برکتیں اپنے ساتھ لے کر آئے جو دُنیا کے حساب میں وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتیں۔

بجٹ کی زاید وصولی پر خوشی کا تیسرا پہلو وہ ہے جو دینے والوں کی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔ حق حلال کی کمائی اس میں شامل ہے۔ اہلِ ایمان مزدوروں کا پسینہ اس میں شامل ہے۔ ایسی محنت اور پاکیزہ محنت اس روپیہ میں داخل ہو چکی ہے جو اپنی پاکیزگی کے لحاظ سے ساری دُنیا میں بے مثل ہے۔ اپنی قناعت کے لحاظ سے بے مثل ہے اور اُن پاکیزہ خیالات کے لحاظ سے بے مثل ہے جو اس محنت میں شامل ہیں۔ پس اس روپیہ کے ساتھ دُنیا کے کسی دوسرے روپیہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اُن امیروں کا فاضلہ بھی اس میں شامل ہے جنہوں نے

دُنیا کی گُناہ آلود زندگی

کو ترک کر کے اپنے روپے کو دُنیا کی لذتوں کے حصول پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے ربّ کی رضا کے حصول پر خرچ کیا ورنہ دُنیا میں کروڑوں امیر ایسے بس رہے ہیں جو فسق و فجور کی راہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ان کا روپیہ اُن کی گناہ کی توفیق سے بڑھ جاتا ہے اور وہ بے چین ہوتے ہیں کہ اس کو کس طرح خرچ کریں اور کس طرح اپنے گناہ کی تمنّا کو پورا کریں۔ اس کی پیاس بجھائیں لیکن میدان نہیں ملتے۔ اس کے برعکس اللہ کے فضل سے احمدی امراء ہیں جو مواقع ہونے کے باوجود۔ ہر طرح کے امتحانوں اور ابتلاؤں کے باوجود ان مواقع سے رُکتے رہے، جو گناہ کے حصول کے لئے، روپے کے ذریعہ، مواقع ان کو میسر آسکتے تھے۔ اور اس روپے کو بچا کر نیک راہوں پر خرچ کیا۔ گو ذاتی لحاظ سے اُن کی تکلیف، غریب کی تکلیف کے مقابل پر کم تھی لیکن اس سے انکار بہرحال نہیں ہے کہ انہوں نے اور رنگ کی روحانی تکلیفیں اپنے اُوپر وارد کیں۔ اور امتحانوں میں ثابت قدمی دکھائی۔ پس اس روپیہ میں وہ بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر اُن غریبوں اور مسکینوں کی دال روٹی بھی اس روپے میں شامل ہو چکی ہے جو بمشکل زندگی گذارتے ہیں۔ ایسے معمولی مددگار کارکن جن کو بعض دفعہ جماعت کو عطیہ دینا پڑتا ہے

زندگی کی بقاء کے لئے

اُن کا روپیہ پیسہ بھی اس میں شامل ہُوا ہُوا ہے۔ اُن کے بچوں کا دُودھ جو اُن کو نہیں ملا وہ بھی اس میں شامل ہے۔ اُن کے تن بدن کے غریبانہ کپڑے بھی اس میں شامل ہیں۔ انہوں نے روپے کا رُوپ دھارا اور سلسلہ کے اس چندے میں داخل ہو گئے۔ ان کی اپنی ایک چمک دمک ہے۔ اُن کی اپنی ایک روشنی ہے اور دُنیا کا کوئی روپیہ اس نُور اور اس روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پھر ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ پر کہ اُس نے چندہ دینے والوں کو دعاؤں کی توفیق بخشی۔ اس روپیہ میں اُن کی دُعائیں شامل ہیں۔ اُن کی نیک تمنائیں شامل ہیں۔ اُن کی گریہ وزاری شامل ہے۔ اُن کا تقویٰ شامل ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔

(سورۃ الحج آیت ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کو قربانیوں کا ظاہر کچھ بھی نہیں پہنچا کرتا۔ نہ اموال۔ نہ روٹی کپڑا۔ نہ گوشت اور نہ خون صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس وہ چیز جس نے آگے جانا تھا، وہ زادِ راہ بھی اس روپے میں شامل ہے۔ کیونکہ یہ روپیہ تو اس دُنیا میں رہ جائے گا۔ اس کے اگلی دُنیا میں انتقال کا کوئی ذریعہ ہم نہیں پاتے۔ تو خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ساری پاک چیزیں جو قربانیوں کو قبولیت کا درجہ دیتی ہیں وہ ساری پاک چیزیں ان روپوں میں شامل ہیں۔

پس دُنیا کی آنکھ تو اس روپے کو ایک غریب اور نادار جماعت کا تھوڑا سا سرمایہ دیکھتی ہے ایسا تھوڑا سرمایہ کہ دُنیا کی چھوٹی سے چھوٹی حکومت بھی اس سرمایہ کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ طاقتیں رکھتی ہے لیکن

اللہ کی رضا کی آنکھ

اس میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی دیکھ رہی ہے۔ اللہ کی رضا کی آنکھ ان روپوں میں مومنوں کے قلب و جگر کے ٹکڑے دیکھ رہی ہے۔ اُن امیروں کے اخلاص اور پاکیزگی کے جواہر دیکھ رہی ہے جنہوں نے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اور گندگی میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اللہ کی پاک رضا کی چادر اوڑھ لی۔ یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو اللہ کی نظر محبت اور پیار سے دیکھتی ہے اور ان کو قبول فرماتی ہے۔

پس اس روپے کی حیثیت عام دُنیا کے روپے کی حیثیت سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہے چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ کوئی مقابلہ نہیں۔ پیمانہ ہی مختلف ہے۔ پھر دنیا کی آنکھ اس روپے کو روبلز ROUBLES کی شکل میں دیکھ رہی ہے۔ اور رُوپے کی شکل میں اور ٹکوں TAKKA کی شکل میں اور پونڈوں کی شکل میں اور ڈالروں کی شکل میں اور ینز YENS کی شکل میں اور کروناز KRONAS کی شکل میں اور پسیتاز PASETAS کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور ان پر مختلف تصویریں دیکھتی ہے۔ کہیں اشتراکیت کے نشان اس میں نظر آتے ہیں۔ کہیں درانتی۔ کہیں ہتھوڑے کہیں بادشاہوں کی تصویریں۔ کہیں جارج واشنگٹن کی شبیہ ان کو دکھائی دیتی ہے۔ کہیں قائدِ اعظم کی تصویر بھی وہ اس پر دیکھتے ہیں۔ مگر ایک عارف باللہ اس روپے میں سوائے اپنے ربّ کے اور کوئی تصویر نہیں دیکھتا۔ اللہ کی تصویر ہے۔ اس کا چہرہ ہے جس کو قرآن کریم مالی اصطلاح میں لوجہ اللہ کہتا ہے یعنی اللہ کی وجہ کی خاطر جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں اس کے منہ کی خاطر حضرت (اقدس ..... ناقل) نے فرمایا ہے ؎

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ

یہ اردو کا محاورہ ہے۔ عربی میں بھی یہی محاورہ ہے وَجہُ اللہ یعنی اللہ کا چہرہ، اُس کی رضا۔ تو جس چہرہ کی خاطر۔ جس منہ کی خاطر یہ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ وہ اسی منہ کی تصویر بنی ہوئی اس پر دیکھتے ہیں۔ دُنیا کے ممالک کے اپنے ملکی قوانین نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اُن کے TARRIF (ٹیرف) کے قوانین نظروں سے اُٹھ جاتے ہیں۔ صرف وجہُ اللہ اُن کو نظر آتا ہے ہر اُس روپے پر۔ ہر اُس پیسے پر اور ہر اُس دھیلے پر جو جماعت احمدیہ قربانی کے طور پر اپنے ربّ کے حضور پیش کر رہی ہے۔

پس ساری دُنیا کی طاقتیں مل جائیں اور اُن کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھا جائیں تب بھی یہی ہمارا روپیہ جیتے گا اور ضرور جیتے گا کیونکہ اس کے مقدر میں شکست نہیں لکھی ہوئی۔ یہ اللہ کی رضا کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے۔

دوست دُعا کریں

اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس روپیہ کو پاک اور صاف رکھے اور اس ایمان میں برکت دیتا چلا جائے جس سے یہ روپیہ پھوٹا کرتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا :-

ایک دُعا کی درخواست بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مختلف معاندین اور حاسدین نے جماعت احمدیہ کو مختلف قسموں کے مقدموں میں پھنسایا ہوا ہے اور آئے دن اُن کی پیشیوں کے لئے سلسلہ کے وکلاء اپنا وقت بھی خرچ کرتے ہیں اور روپیہ بھی خرچ کرتے ہیں۔ دماغ سوزی بھی کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور جس کے لئے دُعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ زمین کے مقدمے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہمارا اصل مقدمہ آسمان پر ہے اور وہیں سے ہم فیصلہ چاہتے ہیں۔ پس بہت کثرت کے ساتھ اور گریہ و زاری کے ساتھ دوست دُعائیں کریں کہ احکم الحاکمین خدا اپنا فیصلہ جاری فرمائے اور دُنیا کی عدالتوں کی احتیاج سے ہمیں مستغنی فرما دے (آمین)۔

عید الفطر کے بارہ میں ضروری ہدایات

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد۔ ربوہ

- عید کے دن غسل کرنا، نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنّت نبوی ہے۔
- عید الفطر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھا پی کر نمازِ عید کے لئے تشریف لیجاتے تھے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے تھے
- تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو نمازِ عید کے لئے جانا چاہیئے۔ جو عورتیں بوجہ عذر نماز میں شامل نہ ہو سکتی ہوں۔ وہ بھی عیدگاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امام کا خطبہ توجہ سے سنیں۔ عیدگاہ پہنچ کر خاموشی سے امام کا انتظار کرنا چاہیئے اور تکبیرات میں مصروف رہنا چاہیئے۔
- نمازِ عید دو رکعت ہوتی ہے۔ جو صرف جماعت کے ساتھ ہی پڑھی جا سکتی ہے۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہتا ہے اور مقتدی آہستہ آواز سے۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیے جاتے اور امام کی اقتداء میں پہلی رکعت مکمل کی جاتی ہے۔ اسی طریق کے مطابق دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیرات کہی جاتی ہیں۔
- نماز کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے یہ خطبہ نمازِ عید کا حصہ ہوتا ہے۔ مقتدیوں کے لئے اس کا توجہ سے سننا ضروری ہے۔ خطبہ سن کر اور دعا میں شامل ہونے کے بعد گھروں کو جانا چاہیئے۔
- عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریق یہ تھا کہ وہ بلند آواز سے مندرجہ ذیل تکبیرات پڑھتے جاتے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

- عید الفطر کے موقع پر نمازِ عید سے قبل فطرانہ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے جو ہر مرد عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ بچوں میں نوزائیدہ بچہ بھی شامل ہے۔

مطالعہ کُتب خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے ماہانہ مطالعہ کے لئے ماہ جولائی اور اگست میں حضرت اقدس کی کتاب "چشمۂ معرفت" مقرر ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ خدام سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور مہینہ کے آخر میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کریں۔

(نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ درس الحدیث

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک اور موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو بھٹی دہکا رہی تھی اور اس میں تپے جھونک رہی تھی اس نے گود میں بچہ بٹھایا ہوا تھا جب آگ کی لپٹیں تیز ہوتیں تو وہ بچے کو چھاتی سے چمٹا لیتی اور پیچھے کر لیتی یہ نظارہ دیکھ کر ایک عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ کیا ایک عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ تو جب اللہ تعالیٰ ماں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے تو وہ کس طرح اپنے بندوں کو آگ میں ڈال سکتا ہے! اس طرز کلام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسوؤں کا فوارہ پھوٹ پڑا۔ حضور نے فرمایا خدا آگ میں نہیں ڈالے گا سوائے اس کے کہ شرک کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان احادیث کے بیان کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شرک کے سوا ہر گناہ بخشنے کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن شرک کی بخشش کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس کو شرک سے توبہ کی توفیق مل گئی اسے بھی نہیں بخشے گا! حضور نے فرمایا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص شرک کی حالت میں جان دے دے اسے نہیں بخشے گا اور یہ اتنا سخت حکم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو یہ حکم تھا کہ مشرک کے لئے دعا نہیں کرنی۔ اس ضمن میں صرف حضرت ابراہیمؑ کا ذکر آتا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ اپنے مشرک باپ کے لئے دعا کی مگر بعد ازاں جب انہیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر شرک کیوں معاف نہیں کیا جائے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں جتنے روحانی عذاب ہیں ان میں سب سے بڑا رقابت کا عذاب ہے دنیا بھر کے ادب اور لٹریچر میں یہ ذکر ہے کہ انسان دوستوں پیاروں کی طرف سے پہنچنے والا ہر دکھ برداشت کر لیتا ہے مگر رقابت برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ انسان کی فطرت کی آواز ہے۔ بعض اوقات یہ احساس اتنا بڑھ جاتا ہے کہ ماں اپنی اولاد کی مخالف ہو جاتی ہے کہ کسی اور کو کیوں ماں بنا لیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں انسانی فطرت کو اس کے خیالات کے مطابق ڈھالتا ہوں۔ یہ بات انسان کی فطرت کے خلاف ہے کہ وہ اپنے خلاف شرک برداشت نہیں کر سکتا تو اپنے رب کے خلاف کیوں برداشت کرے؟۔

حضور نے فرمایا شرک تمام گناہوں کی جڑ ہے اکثر گناہوں کے پیچھے جلی یا خفی شرک کارفرما ہوتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ اکثر گناہوں کو بخش دیتا ہے اس لیے پتہ چلتا ہے کہ عملاً اللہ تعالیٰ شرک خفی کو بخش بھی دیتا ہے۔ لیکن جس کام میں شرک واضح ہو اس میں بخشش نہیں ہو سکتی۔

حضور نے شرک کے بڑے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ دراصل شرک میں انسان کی حرکت کا رخ بدل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو فرماتا ہے کہ وہ میری طرف ایک قدم آئے گا تو میں دس قدم اس کی طرف جاؤں گا۔ بندہ چل کر آئے گا تو میں دوڑ کر جاؤں گا۔ جب شرک کیا جاتا ہے تو اس سے انسانی حرکت کا رخ بدل جاتا ہے اور وہ ایک انچ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رخ نہیں کر سکتا۔

حضور نے آخر میں فرمایا کہ احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیے اس صدی میں دنیا سے شرک مٹ جائیگا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اسی لیے خاص تحریک فرمائی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا جائے۔ اس میں دنیا کو یہی پیغام ہے کہ ساری دنیا کے دکھوں کا علاج شرک کو ترک کرنے میں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ جب تک اپنے گھروں میں دنیا بھر میں توحید خالص کا قیام نہ کریں اور اپنی گلیوں شہروں اور ایک ایک جگہ سے جب تک شرک کو نہ مٹا ڈالیں چین سے نہ بیٹھیں۔

پیارے اطفال بھائیو!

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور علمی ترقی کے لئے بہترین صحت کا ہونا ضروری ہے۔ کوشش کیجئے کہ آپ حضور کے اس ارشاد کو کماحقہ پورا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان کرام کے موجودہ پتے درکار ہیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

۱۔ مکرم کیپٹن سلیم احمد صاحب وصیت نمبر ۹۱۴۴ ابن ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب قوم جٹ

۲۔ مکرمہ رشیم بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری غلام نبی صاحب وصیت نمبر ۱۸۰۹۴ آف چک ۱۹۴ ر ب ضلع فیصل آباد۔ حال ربوہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی بیوی سات ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (محمد یوسف ناصر لنگرخانہ دارالرحمت غربی ربوہ)
- خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب قدرے آرام ہے مگر کمزوری بہت ہے مودبانہ درخواست ہے کہ احباب دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(الحاج عبدالباسط ابن الحاج عبدالسمیع ربوہ)

- میرا بڑا لڑکا اور داماد بسلسلہ کاروبار بیرون ملک مقیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خیریت سے رکھے۔ کام کرنے والی اور صحت والی زندگی دے۔ آمین۔

(محمد اسماعیل احمدی اشرف کالونی پرانا نواب شاہ سندھ)

- مکرم محمد الیاس صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ اپنے بھائی محمد ساجد مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے مبلغ پچاس روپے مساجد فنڈ ادا کرتے ہیں۔

اور مکرم عبدالحی صاحب طاہر نائجیریا نے بذریعہ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب آف میانی ضلع سرگودھا اپنے والدین مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے مبلغ دو صد روپیہ مساجد فنڈ ادا کئے ہیں۔ ان مرحومین کی بلندی درجات کے لیے قارئین الفضل سے دعا کے متمنی ہیں۔ موقر قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

- محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نور احمد صاحب ناصر دارالشکور سنٹر لاہور نے عزیزہ امۃ الصبور صاحبہ کی میٹرک میں کامیابی پر بطور شکرانہ مبلغ پچاس روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ قارئین الفضل سے ان سب کے لیے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازے اور خادمہ دین بنائے آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

خاکسار کی بہن رفعت نصیر صاحبہ (کرائیڈن) انگلستان کو ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ و احباب جماعت کی انتہائی مبارک دعاؤں کے طفیل دوسرا بیٹا اور تیسرا بچہ عطا فرمایا۔ الحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت خصوصی دعاؤں کے ساتھ نومولود کا نام مسعود احمد سید رکھا تھا۔ یہ برادرم نصیر احمد سید کا بیٹا، محترم بشیر احمد سید صاحب کا پوتا اور محترم سید سعید خالد صاحب (کراچی) کا نواسہ ہے۔ افراد خاندان حضرت اقدس ... اور تمام بزرگان سلسلہ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ نومولود کو انتہائی نیک و صالح، تقویٰ شعار ذہین و فہیم خادم دین، نافع الناس وجود بنائے اور سارے خاندان و جماعت اور والدین کے لئے قابل فخر بے حد مبارک اور قرۃ العین ثابت ہو آمین۔

(سید رشید طارق ۔ قائد خدام الاحمدیہ علاقہ سندھ)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانے خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴
رہائش ۵۳۴

قطعہ زمین برائے فروخت

دارالیمن ربوہ میں لاہور سرگودھا روڈ پر خاکسار کی دو کنال اراضی قابل فروخت ہے قطعہ کے فرنٹ پر سڑک کے درمیان کھلا گراسی پلاٹ ہے بہت باموقعہ زمین ہے۔ خواہش مند دوست خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

حکیم خورشید احمد۔ صدر عمومی - ربوہ

احمد موٹرز

آٹو موبائیل انجینئرز

فون :- ۴۰۴۴۵

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوورہالنگ۔ ڈنٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ۔
- ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

آنکھ کا اپریشن

بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور کراچی بیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

اپنے کرم فرماؤں کے لئے

عرش

نیا مال پہنچ گیا ہے

دیار، گیلی اور شہتیر

بازار سے بارعایت حاصل کریں

پروپرائٹر:-

اقعات ٹمبر ورکس

فیکٹری اپر یارربوہ فون ۶۹۵

رجسٹرڈ

مضبوطی میں بے مثال — کارکردگی میں لاجواب

HERCULES

شوقیہ ملاکت:

ہرکولیس

امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ

HERCULES

ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ سلنسر کیس اور پٹرول ٹینک سپیشلسٹ

میاں بھائی

۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ، ۳۰۵۳۹۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ
گورنمنٹ رجسٹرڈ لاہور

فیکٹری

گلوب انجینئرنگ کارپوریشن

رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ
فیروزوالا لاہور
پر تشریف لائیں

فون دفتر :- ۶۸۱۲۶ ، گھر :- ۶۲۹۳۰ ، فیکٹری :- ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ - فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور

پروپرائٹر:- میاں عظیم قار اینڈ سنز

فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶ رہائش ۴۱۸۶۴۵

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد جائے پناہ

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ!

فون: ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

worldwide flights
British airways
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
AIR RESERVATION & OTHER TRAVELING DOCUMENTS
CONTACT:-
AL-MEHMOOD AQSA ROAD, RABWAH. PH. 493
travel to destinations.

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
۵۳۵

جائیداد خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹-اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

مفت
ایسے مریض جو کسی بھی پیچیدہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہوں جو من اور امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے کامیاب علاج کے لئے مفصل علامات بمعہ جوابی لفافہ بھیج کر مشورہ مفت حاصل کریں۔
شفا ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ
رحمت بازار

• رہائشی پلاٹس
• مکانات اور
• زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے
چشم براہ
صدیق اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ
فون دفتر:- ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰
پروپرائیٹر:- چوہدری محمد صدیق

انسان کی زندگی میں
ایک عظیم انقلاب برپا
کر دینے والی
اہم کتاب جسے ہر گھر کے چھوٹے بڑے سب
افراد کے زیر مطالعہ ہمیشہ رہنا چاہیئے۔
"قبولیت دعا کے راز"
مصنف
چوہدری رشید الدین خان بی اے غلام محمد آباد کالونی
فیصل آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے
مسجد اقصیٰ کے چوک میں
دواخانہ حکیم نظام جان
بہت جلد کام شروع کر رہا ہے
حکیم انوار احمد جان گوجرانوالہ پوسٹ بکس 222

KAHKISHAN HOUSING SCHEME RABWAH
SCALE 1=150'

		SIZE		no of Plot
1	One kanal plots	100×55'	A	33
2	10 Marla Plots	70×40'	B	170
3	10 Marla shops cum Residential	70×40'	B	24
5	2 Marlas Plots	55×35'	C	34
6	5 Marla Plots	50×28'	D	32
7	3 Marla	45×22'	E	6
	Mahala Shops	20×12'		6
	Commercial center			1
	Publick Building			3
	Bank			1
	TOTAL NO OF PLOTS			310
	Residential Plots			299

MEMO-NO حکومت پنجاب سے منظور شدہ DG/H&PP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ
خوشخبری: ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی۔ بجلی کی فراہمی پکی سڑکیں، پکی نالیاں
گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی ہے۔ مجوزہ پلان سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں
: مزید معلومات کیلئے :
العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گول بازار ربوہ
فون آفس: ۴۹۸ رہائش: ۴۷۸